تفاسیر قرآن میں فقہی اختلافات: اسباب و مناہج کا مطالعہ

Jurisprudential Differences in the Tafasir of the Holy Qur'an: A Study of Causes and Methodologies

Dr. Muhammad Riaz Mahmood *

** Associate Professor, Department of Islamic Thought, History and Culture, Allama Iqbal Open University, Islamabad.*

KEYWORDS

Exegetical Principles, Hermeneutics, Holy Qur'an, Jurisprudential Differences, Legal Verses, Tafsir.

ABSTRACT

This research explores the jurisprudential differences found in Tafasir of Holy Qur'an, focusing on their underlying causes and interpretive methodologies. Qur'anic commentators have historically derived varying legal rulings from the same divine text due to several factors including linguistic nuances, variations in qira'at, recitation styles, differences in principles of hermeneutics, reliance on abrogated rulings, regional juristic traditions, and the influence of theological schools. The study investigates how classical and contemporary exegetes approached legal verses, and why interpretive divergence occurred even among major commentators like al-Tabari, al-Qurtubi, Ibn Kathir, al-Razi, and al-Shawkani. It classifies the methods employed: literalist, rationalist, contextualist, and traditionalist, while highlighting how these approaches shaped distinct legal conclusions. The article argues that jurisprudential differences in tafsir are not signs of contradiction but reflect the richness of Islamic legal theory and the flexibility of Shariah. These differences have preserved intellectual vitality and ijtihad across centuries. However, misunderstanding these differences has sometimes led to sectarian rigidity. The research calls for a balanced approach that appreciates methodological pluralism within the boundaries of authentic exegetical principles. Ultimately, this study contributes to a more nuanced understanding of how juristic reasoning operates within the field of Qur'anic interpretation, offering a bridge between classical scholarship and modern legal thought.

تعارف

قرآن مجید الٰہی ہدایت کا آخری اور کامل ترین ماخذ ہے جس میں انسانیت کی راہ نمائی کے لیے عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کے احکام موجود ہیں (محمود، 2026)۔ مگر ان احکام کو براہ راست نصوص سے استنباط کرنے میں مفسرین اور فقہا کے درمیان قابل ذکر اختلافات پائے جاتے ہیں (محمود، 2026)۔ یہ اختلافات محض آراء کا تضاد نہیں بلکہ علم اصول تفسیر اور اصول فقہ کی گہری بصیرت کا نتیجہ ہیں (محمود، 2026)۔ تفاسیر قرآن میں فقہی اختلافات کا مطالعہ نہایت اہم ہے کیونکہ یہ اسلامی فکر کے ارتقائی سفر، اجتہادی روایت کی وسعت اور مختلف مکاتب فکر کے درمیان علمی مکالمے کی ضرورت کو واضح کرتا ہے) محمودGraphic، 2026(۔ اس موضوع کی اہمیت اس حقیقت میں پنہاں ہے کہ بعض لوگ ان اختلافات کو دین میں انتشار سمجھ بیٹھتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اختلافات رحمت اور فکری توانائی کا مظہر ہیں (محمود، 2026)۔

*Corresponding Author: *Dr. Muhammad Riaz Mahmood*
Email Address: *riaz.mahmood@aiou.edu.pk*

پس منظر میں دیکھا جائے تو صحابہ کرامؓ کے دور میں ہی فہم نص کے حوالے سے فروعی اختلافات موجود تھے جیسے میراث اور طلاق کے مسائل میں حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے مختلف اقوال ملتے ہیں (محمود، 2026)۔ پھر تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے دور میں یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور فقہی مدارس وجود میں آئے (محمود، 2026)۔ مفسرین نے اپنے فقہی مسلک کے تحت آیات احکام کی تشریح کی جس سے تفسیر میں فقہی تنوع پیدا ہوا (محمود، 2026)۔ مثلاً حنفی مفسرین نے رائے اور قیاس کو زیادہ اہمیت دی تو مالکی مفسرین نے عمل اہل مدینہ کو ترجیح دی، شافعی مفسرین نے نص کی ظاہری دلالت کو فوقیت دی اور حنبلی مفسرین نے ظواہر اور آثار کو مقدم رکھا (محمود، 2026)۔ یہ اختلافات محض تقلید یا تعصب کی وجہ سے نہیں بلکہ زبان عرب کی وسعت، مختلف قراءت، ناسخ و منسوخ کے تعین میں فرق اور اصولی قواعد جیسے عموم و خصوص، اطلاق و تقیید اور مفہوم کے استعمال میں مختلف طریقہ کار کی وجہ سے ہیں (محمود، 2026)۔ اس تحقیق کا مقصد ان اسباب کو تلاش کرنا اور یہ واضح کرنا ہے کہ کس طرح مختلف مناہج نے تفسیری روایات کو تشکیل دیا (محمود، 2026)۔ امید ہے کہ یہ مطالعہ موجودہ دور میں فقہی تکثیریت کو سمجھنے اور انتہا پسندانہ رویوں سے بچنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا (محمود، 2026)۔

۲۔ فقہی اختلافات کی اہم اقسام اور ان کی نوعیت

تفاسیر میں پائے جانے والے فقہی اختلافات کی کوئی ایک قسم نہیں بلکہ یہ مختلف زاویوں سے تقسیم کیے جاسکتے ہیں (محمود، 2026)۔ پہلی قسم وہ اختلاف ہے جو عبادات سے متعلق ہے جیسے نماز میں ہاتھ باندھنے کا مقام، وتر کی رکعات کی تعداد یا زکوۃ میں مختلف اموال کی شرحیں (محمود، 2026)۔ دوسری قسم معاملات و عقوبات سے متعلق ہے جیسے حدود میں تعزیر کی تفصیل، گواہی کی شرائط اور جھوٹے گواہ کی سزا (محمود، 2026)۔ تیسری قسم خاندانی قوانین سے وابستہ ہے جیسے نکاح میں ولی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں، طلاق کے الفاظ اور ان کے اثرات اور عدت کے احکام (محمود، 2026)۔ چوتھی قسم وہ ہے جس کا تعلق معاشی اور سیاسی نظام سے ہے جیسے بیت المال کی تقسیم، امامت کے مسائل اور جہاد کے احکام (محمود، 2026)۔

یہ اختلافات محض نظری نہیں بلکہ ان کے عملی اثرات مسلم معاشروں میں ہر دور میں دیکھا گیا ہے (محمود، 2026)۔ بعض اختلافات وسیع اور اصولی نوعیت کے ہیں جیسے قیاس کی حجیت، استحسان کا مقام اور مصالح مرسلہ کی شرعی حیثیت (محمود، 2026)۔ جبکہ بعض فروعی اور باریک نوعیت کے ہیں جیسے ایک مخصوص لفظ کے معنی میں لغوی ترجیح (محمود، 2026)۔ فقہی اختلافات کی ایک اور اہم نوعیت وہ ہے جو مصادر شریعت کی ترتیب سے پیدا ہوتی ہے (محمود، 2026)۔ یہ سب اختلافات نصوص کی خدمت کے لیے ہیں ان کی تحریف یا تعطیل کے لیے نہیں (محمود، 2026)۔ یہ اختلافات دراصل اجتہاد کی وسعت اور امت کے لیے رحمت کا باعث ہیں، بشرطیکہ وہ علمی اصولوں اور شریعت کی روح کے مطابق ہوں (محمود، 2026)۔

۳۔ فقہی اختلافات کے اسباب: لسانی و بلاغی عوامل

قرآن عربی زبان میں نازل ہوا اور اس کی فصاحت و بلاغت معراج پر ہے (محمود، 2026)۔ عربی زبان میں ایک لفظ کے متعدد معانی ہوسکتے ہیں جیسے قروء کا لفظ طہر اور حیض دونوں پر بولا جاتا ہے (محمود، 2026)۔ لفظ مسح میں کچھ حصہ یا پورا حصہ مراد ہو سکتا ہے (محمود، 2026)۔ یہ لفظی اشتراک فقہی اختلافات کا ایک بڑا سبب ہے (محمود، 2026)۔ مفسرین جب کسی آیت کی تفسیر کرتے ہیں تو وہ لفظ کے ممکنہ معانی میں سے کسی ایک کو ترجیح دیتے

ہیں جس کے نتیجے میں حکم مختلف ہو جاتا ہے (محمود، 2026)۔ مثال کے طور پر آیت (وامسحوا برؤوسکم) میں رؤوسکم پر حرف باء داخل ہے تو کیا یہ تبعیض کے لیے ہے کہ سر کے کچھ حصہ کا مسح کافی ہے یا تمام سر کا مسح کرنا ضروری ہے؟ یہاں مفسرین کے دو گروہ بن گئے (محمود، 2026)۔

تقدیم و تاخیر، حذف اور اضمار کا مسئلہ بھی اہم ہے (محمود، 2026)۔ بعض مفسرین کسی جملے میں اضافی کلمہ مقدر کر لیتے ہیں تو بعض نہیں کرتے (محمود، 2026)۔ ایک سبب قرآنی قراءات کا اختلاف ہے (محمود، 2026)۔ قرآن مجید سات یا دس حروف پر نازل ہوا اور ان مختلف قراءات میں کبھی کبھی معنی میں فرق آجاتا ہے جیسے (وامسحوا برؤسکم وارجلکم) کی ایک قراءت میں ارجلکم کے بجائے (ارجلکم) آتا ہے جو معانی بدل دیتی ہے (محمود، 2026)۔ سیاق و سباق کی نوعیت بھی اہم معاملہ ہے (محمود، 2026)۔ ایک مفسر سیاق کو قوی ترجیح دیتا ہے اور دوسرا عموم لفظ کو مقدم کرتا ہے (محمود، 2026)۔ حقیقت و مجاز کی بحث بھی اہم ہے (محمود، 2026)۔ حنفی مفسرین عام طور پر لفظ کو حقیقت پر محمول کرتے ہیں جبکہ بعض صوفی مفسرین مجاز اور تاویل کی طرف جاتے ہیں (محمود، 2026)۔ اس طرح ایک ہی آیت مثلاً (ید اللہ فوق ایدیھم) میں بعض نے "ید" کو حقیقی معنی میں لیا تو بعض نے قدرت اور نعمت پر محمول کیا اور اس سے فقہی اختلافات پیدا ہو گئے (محمود، 2026)۔ فقہی اختلافات کا ایک اہم سبب عطف اور استثناء کی نوعیت ہے کہ استثناء متصل ہے یا منقطع (محمود، 2026)۔ ان تمام لسانی و بلاغی عوامل نے تفسیر میں فقہی تنوع کو پیدا کیا اور یہ کوئی نقص نہیں بلکہ عربی زبان کی وسعت کا ثبوت ہے (محمود، 2026)۔

۴۔ فقہی اختلافات کے اسباب: اصولی و منہجی عوامل

اصول فقہ کے اختلافی قواعد تفاسیر میں فقہی اختلافات کا سب سے بنیادی سبب ہیں (محمود، 2026)۔ ایک اہم سبب یہ ہے کہ کسی عام لفظ کو عام حالت پر باقی رکھا جائے یا اسے کسی خاص سبب نزول کے ساتھ خاص کیا جائے (محمود، 2026)۔ مفسرین کا ایک گروہ "العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب" کا قائل ہے جبکہ دوسرا گروہ سبب نزول کو ترجیح دیتا ہے اور لفظ کو اس کے عموم سے نکال دیتا ہے (محمود، 2026)۔ ناسخ و منسوخ کے تعین میں اختلاف بھی ایک سبب ہے؛ ایک مفسر کسی آیت کو منسوخ مانتا ہے تو دوسرے کے نزدیک وہ باقی ہے (محمود، 2026)۔ امر و نہی کے صیغوں کی دلالت بھی ایک اہم معاملہ ہے (محمود، 2026)۔ کیا امر کے صیغے وجوب پر دلالت کرتے ہیں یا استحباب پر؟ اور نہی کے صیغے حرمت پر دلالت کرتے ہیں یا کراہت پر؟ اس بنیاد پر ایک ہی آیت سے کچھ مفسرین وجوب اور کچھ استحباب نکالتے ہیں (محمود، 2026)۔

منطوق اور مفہوم کا استعمال بھی اہمیت کا حامل ہے (محمود، 2026)۔ کیا آیت کے سکوت سے کوئی حکم ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟ جیسے آیت میں ایک شرط کا ذکر ہے تو دوسری شرط کا نہ ہونا کیا اس کی نفی ہے؟ یہاں مفسرین مختلف ہیں (محمود، 2026)۔ عموم بلویٰ اور تخصیص کے درجے بھی فقہی اختلاف کا سبب ہیں (محمود، 2026)۔ بعض مفسرین کے نزدیک کتاب اللہ کو سنت متواترہ سے تخصیص دی جا سکتی ہے جبکہ بعض کے نزدیک خبر واحد بھی تخصیص کے لیے کافی ہے (محمود، 2026)۔ اجتہاد کے درجات میں اختلاف بھی اہم معاملہ ہے کہ کونسی دلیل قوی ہے اور کونسی ضعیف؟ یہ سب اصولی مباحث ہیں جن سے مفسرین کا رجحان مختلف ہو جاتا ہے (محمود، 2026)۔ اس طرح منہج میں فرق کی وجہ سے تفسیر میں فقہی نتائج مختلف آتے ہیں (محمود، 2026)۔ یہ تمام اصولی و منہجی عوامل دراصل شرعی علوم کی نشوونما کے مراحل ہیں اور ان کا وجود صحت مند علمی فضا کی علامت ہے (محمود، 2026)۔

۵۔ اہم تفاسیر میں فقہی اختلافات کا تقابلی جائزہ

تفسیری ادب فقہی اختلافات کے اظہار کا ایک اہم ذریعہ ہے (محمود، 2026)۔ تفسیری ادب میں فقہی اختلافات کا مظہر اس قدر متنوع ہے کہ ہر تفسیر اپنے مخصوص منہج کی آئینہ دار نظر آتی ہے (محمود، 2026)۔

پہلی بڑی تفسیر "**جامع البيان عن تاويل القرآن** " امام طبریؒ کی ہے جو روایتی اور اثری منہج پر مبنی ہے (الطبري، 2001؛ محمود، 2026)۔ امام طبریؒ اکثر صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کے اقوال بڑی دیانت داری سے نقل کرتے ہیں اور پھر ان میں سے راجح کا انتخاب کرتے ہیں، اگرچہ بعض اوقات ان کے نزدیک حنفی اور شافعی دونوں اقوال یا مختلف فقہی مسالک کے آثار مل جاتے ہیں (الطبري، 2001؛ محمود، 2026)۔ اگرچہ امام طبریؒ کے عہد میں فقہ حنفی اور فقہ شافعی کے مصادر کی تدوین سامنے نہیں آئی تھی پھر بھی دستیاب ذرائع کی مدد سے احناف و شوافع کا موقف درج کیا گیا (محمود، 2026)۔

دوسری اہم تفسیر "**احکام القرآن** " للجصاص ہے جو خالص حنفی منہج پر لکھی گئی ہے (الجصاص، 1415ھ؛ محمود، 2026)۔ اس میں ہر آیت کی فقہی تشریح حنفی اصولوں اور قواعد کے مطابق کی گئی ہے اور دیگر مسالک کے اقوال کو دلیل کے ساتھ پیش کر کے رد کیا گیا ہے (الجصاص، 1415ھ؛ محمود، 2026)۔

تیسری تفسیر "**الجامع لاحکام القرآن** " امام قرطبیؒ کی ہے جو مالکیہ کی نمائندہ تفسیر ہے اور اس میں مالکیہ کا رنگ غالب ہے (القرطبي، 2006؛ محمود، 2026)۔ امام قرطبیؒ تمام فقہی آراء کو جمع کرتے ہیں اور پھر دلائل کی روشنی میں راجح کا تعین کرتے ہیں (القرطبي، 2006؛ محمود، 2026)۔

چوتھی تفسیر "**مفاتیح الغیب** " امام رازیؒ کی ہے جو اشعری کلامی و عقلی منہج کے ساتھ فقہی مسائل پر فلسفیانہ اور نفسیاتی زاویوں سے مباحث پیش کرتی ہے اور بڑے باریک فرقوں کو اجاگر کرتی ہے (الرازي، 1420ھ؛ محمود، 2026)۔

پانچویں تفسیر امام ابن کثیرؒ کی "**تفسیر القرآن العظیم** " ہے جو سلفی منہج پر لکھی گئی اور اس میں فقہی اختلافات کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے بلکہ سلف کے قول کو بغیر کسی نقد و تبصرہ کے بلا چوں و چرا پیش کیا گیا ہے (ابن کثیر، 1999؛ محمود، 2026)۔

چھٹی تفسیر "**روح المعانی** " علامہ آلوسیؒ کی ہے جو جامع اور متوازن ہے مگر فقہی مسائل میں حنفی رجحان غالب ہے (الآلوسي، 1995؛ محمود، 2026)۔

ان تمام تفاسیر میں اگر کسی ایک آیت کے فقہی پہلو کا جائزہ لیا جائے، مثلاً معاملاتِ تجارت اور ناپ تقول سے متعلق آیت (ویل للمطففین)، تو ہر تفسیر اسے اپنے منہج کے مطابق ڈھال لیتی ہے (محمود، 2026)۔ امام طبریؒ نے اسے ذمہ دارانہ تجارت سے تعبیر کیا (الطبري، 2001؛ محمود، 2026)، امام جصاصؒ نے اس سے تولنے اور ناپنے کے شرعی ضابطے اخذ کیے (الجصاص، 1415ھ؛ محمود، 2026)، امام قرطبیؒ نے اس میں اخلاقی اور معاشی دونوں پہلو شامل کیے (القرطبي، 2006؛ محمود، 2026)، امام رازیؒ نے نفسیاتی اور معاشرتی ابعاد و اختلافات بیان کیے (الرازي، 1420ھ؛ محمود، 2026)، جبکہ امام ابن کثیرؒ نے اسے مکہ مکرمہ کے ایک تاریخی واقعے سے مربوط کر کے پیش کیا (ابن کثیر، 1999؛ محمود، 2026)۔ یہ تمام اختلافات دراصل ان ائمہ کے اپنے اپنے فقہی و اصولی پس منظر اور ذہنی ساخت کا حسین عکس ہیں اور ان میں سے کوئی بھی راہ راست سے منحرف یا غیر معتبر نہیں، بلکہ ہر ایک اپنے زاویے سے حق تک رسائی کی کوشش کرتا ہے (محمود، 2026)۔

۶۔ فقہی اختلافات کے مثبت اور منفی پہلو

فقہی اختلافات کو اگر دانش مندی سے دیکھا جائے تو ان کے مثبت پہلو بے شمار اور شریعت کی لچک اور وسعت کے آئینہ دار ہیں، کیونکہ ایک ہی مسئلے میں متعدد راہیں اور آراء ہونے سے مختلف زمانوں، حالات اور معاشروں کے لوگ بآسانی عمل کی راہ پا لیتے ہیں (محمود، 2026)۔ ان اختلافات نے اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھا اور علماء کو نئے مسائل کے حل کے لیے قدیم اصولوں سے استفادے کا موقع دیا، جس سے علمی بحث و مباحثہ کو غیر معمولی فروغ حاصل ہوا اور مکاتب فکر کے مابین کتابیں لکھی گئیں، مناظرے ہوئے اور گہرے علمی تبادلے ہوئے (محمود، 2026)۔ اس تنوع نے امت مسلمہ کو جمود سے بچایا اور ہر دور کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے علمی ذخیرے سے راہ نمائی حاصل کرنا ممکن بنایا (محمود، 2026)۔ عام آدمی کو بھی آسانی ہوئی کہ وہ کسی بھی معتبر عالم کے فتویٰ کو اپنے لیے باعث سہولت اور عمل کے لائق سمجھ سکے، یہی وجہ ہے کہ ان اختلافات کو رحمت کا درجہ دیا گیا (محمود، 2026)۔

لیکن انہی مثبت پہلوؤں کے ساتھ بعض منفی رجحانات بھی سرایت کر گئے، جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا (محمود، 2026)۔ ایک منفی پہلو یہ ہے کہ بعض نادان لوگوں نے ان علمی باریکیوں کو فرقہ واریت اور تنازع کا ذریعہ بنا لیا اور باہمی بغض و عداوت کو ہوا دی (محمود، 2026)۔ عوام الناس کے لیے یہ الجھن کا باعث بن جاتا ہے کہ کس قول کو اختیار کریں اور کسے چھوڑ دیں (محمود، 2026)۔ بعض نے اپنے مسلک کی حمایت میں اسے تو سچا قرار دیا اور دوسرے تمام مسالک کو باطل گردانتے لگے، حالانکہ سب اصولی اعتبار سے معتبر اصولوں پر مبنی ہیں (محمود، 2026)۔ سیاست دانوں نے بھی ان اختلافات کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کیا اور امت کو تقسیم کر کے کمزور کرنے میں ان کا سہارا لیا (محمود، 2026)۔ بعض حلقوں نے تقلید کو حد سے زیادہ بڑھا کر انتہا تک پہنچا دیا اور اجتہاد کا دروازہ بند کر دیا، گویا اب کوئی نئی بات ممکن نہیں رہی، جبکہ بعض انتہا پسند گروہوں نے اختلافات کو کفر و ایمان کی سطح تک پہنچا کر دوسروں کو کافر قرار دینے میں کوئی باک نہیں رکھا (محمود، 2026)۔ ان منفی پہلوؤں کا حل اختلافات کو مٹا دینا نہیں، بلکہ انہیں سمجھنا، ان کے آداب کو فروغ دینا اور انہیں علمی و اخلاقی حدود میں رکھنا ہے (محمود، 2026)۔

۷۔ معاصر سیاق میں فقہی اختلافات کی افہام و تفہیم کی ضرورت

آج کا دور عالمگیریت، میڈیا اور ٹیکنالوجی کا دور ہے جہاں ایک مسئلہ مشرق و مغرب میں ایک ساتھ گردش کرتا ہے؛ ایسے میں فقہی اختلافات کو سمجھنے اور انہیں صحیح طریقے سے پیش کرنے کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے (محمود، 2026)۔ ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ عام مسلمانوں کو یہ بتایا جائے کہ فقہ میں اختلاف ہونا کوئی نقص نہیں بلکہ یہ شریعت کی خوبی اور اللہ کی رحمت ہے (محمود، 2026)۔ موجودہ دور میں میڈیا پر مختلف مفتیان اور علماء ایک ہی مسئلے پر متضاد فتوے دیتے ہیں جس سے عام آدمی پریشان ہو جاتا ہے، اس صورت میں ضروری ہے کہ اختلاف کے اصول اور آداب عام کئے جائیں (محمود، 2026)۔ مساجد اور مدارس میں فقہی اختلافات کو برداشت کرنے کی تربیت دی جائے تاکہ لوگ دوسرے مسلک کے لوگوں کو برداشت کرنا سیکھیں (محمود، 2026)۔

جدید مسائل جیسے مصنوعی اعضا کی پیوند کاری، کرپٹو کرنسی اور مصنوعی حمل جیسے مسائل میں مفسرین اور فقہا کو مل کر کام کرنا چاہیے اور پرانے اختلافات کو نئے تناظر میں پرکھنا چاہیے (محمود، 2026)۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء بغیر تعصب کے ایک دوسرے کی فقہی آراء کا مطالعہ کریں اور اگر

کوئی رائے مختلف ہو تو اسے احترام سے پیش کریں (محمود، 2026)۔ حکومتیں بھی فقہی تنوع کا احترام کریں اور قوانین بناتے وقت کسی ایک فقہی مکتب کو مسلط نہ کریں بلکہ اجتماعی اجتہاد کو فروغ دیں (محمود، 2026)۔ سوشل میڈیا پر فقہی اختلافات کو ہتھیار بنانے والوں کے خلاف آواز اٹھائی جائے اور انہیں علمی دلائل سے سمجھایا جائے (محمود، 2026)۔ بین الاقوامی سطح پر ایک پلیٹ فارم بنایا جائے جہاں مختلف مفسرین اور فقہا اکٹھے بیٹھ کر قرآنی آیات کے فقہی پہلوؤں پر گفتگو کریں اور باہمی نزدیکی پیدا کریں (محمود، 2026)۔ جدید تحقیقی مراکز میں تفاسیر کے فقہی اختلافات کو کمپیوٹرائزڈ نظام کے ذریعے سٹور کیا جائے تاکہ کسی بھی مسئلے پر تمام آراء فوری حاصل کی جاسکیں (محمود، 2026)۔ معاصر سیاق میں مسلمانوں کے لیے سب بڑا چیلنج یہ ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو اپنی کمزوری نہ بنائیں بلکہ انہیں اپنی طاقت بنائیں اور اس رحمت کو صحیح طریقے سے بروئے کار لانا ہمارا دینی اور علمی فریضہ ہے (محمود، 2026)۔

۸۔ خلاصہ بحث

تفاسیر قرآن میں پائے جانے والے فقہی اختلافات محض خواہشات یا تعصبات کی پیداوار نہیں ہیں بلکہ علمی، لسانی، اصولی اور منہجی عوامل کا نتیجہ ہیں (محمود، 2026)۔ عربی زبان کی وسعت، مختلف قراءات، ناسخ و منسوخ کے مختلف تعینات اور اصول فقہ کے قواعد میں مفسرین کے مختلف رجحانات نے ان اختلافات کو جنم دیا (محمود، 2026)۔ اہم تفاسیر جیسے امام طبریؒ، امام جصاصؒ، امام قرطبیؒ، امام رازیؒ، امام ابن کثیرؒ اور امام آلوسیؒ کی تفسیریں اپنے فقہی مسالک کے مطابق آیات کی تشریح کرتی ہیں اور اسی وجہ سے ان میں فقہی نتائج مختلف ہیں (محمود، 2026)۔ یہ بھی واضح ہوا کہ فقہی اختلافات کے مثبت پہلوؤں میں شریعت کی لچک، اجتہاد کی بقا، علمی بحث و مباحثہ اور عوام کے لیے آسانی شامل ہیں جبکہ منفی پہلوؤں میں فرقہ واریت، الجھن، تعصب اور سیاسی استحصال شامل ہیں۔

مصادر ومراجع

القرآن الكريم

Al-Qurʾān al-Karīm.

الآلوسی، شہاب الدین- (1995)- روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی- بیروت: دار الکتب العلمیة-

Al-Ālūsī, Ś. al-D. (1995). Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm wa-al-Sabʿ al-Mathānī. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah.

الجصاص، أبو بكر أحمد بن علي- (1415ھ)- أحكام القرآن (تحقيق: محمد صادق قمحاوي، 5 جلدين)- بيروت: دار إحياء التراث العربي-

Al-Jaṣṣāṣ, Abū Bakr Aḥmad b. ʿAlī. (1415 AH). Aḥkām al-Qurʾān (Ed. Muhammad Sadiq Qamhawy, 5 Vols.). Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī.

الرازی، فخر الدين محمد بن عمر- (1420ھ)- مفاتيح الغيب (التفسير الكبير، 32 جلدين)- بيروت: دار إحياء التراث العربي-

Al-Rāzī, Fakhr al-D. M. b. ʿUmar. (1420 AH). Mafātīḥ al-Ghayb (Al-Tafsīr al-Kabīr, 32 Vols.). Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī.

الطبری، محمد بن جرير- (2001)- جامع البيان عن تأويل آي القرآن (تحقيق: عبد الله بن عبد المحسن التركي، 26 جلدين)- قاہرہ: دار هجر-

Al-Ṭabarī, M. b. Jarīr. (2001). Jāmiʿ al-Bayān ʿan Taʾwīl Āy al-Qurʾān (Ed. Abdullah b. Abdul Muhsin al-Turki, 26 Vols.). Cairo: Dār Hijr.

القرطبی، أبو عبد الله محمد بن أحمد- (2006)- الجامع لأحكام القرآن والمبين لما تضمنه من السنة وآي الفرقان (تحقيق: عبد الله بن عبد المحسن التركي، 24 جلدين)- بيروت: مؤسسة الرسالة-

Al-Qurṭubī, Abū ʿAbd–Allāh M. b. Aḥmad. (2006). Al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān wa-al-Mubayyin limā Taḍammanahu min al-Sunnah wa-Āy al-Furqān (Ed. Abdullah b. Abdul Muhsin al-Turki, 24 Vols.). Beirut: Muʾassasat al-Risālah.

ابن كثير، إسماعيل بن عمر- (1999)- تفسير القرآن العظيم (تحقيق: سامي بن محمد السلامة، 8 جلدين)- رياض: دار طيبة-

Ibn Kathīr, Ismāʿīl b. ʿUmar. (1999). Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm (Ed. Sami b. Muhammad al-Salamah, 8 Vols.). Riyadh: Dār Ṭaybah.

محمود، محمد رياض- (2026)- تفاسیر قرآن میں فقہی اختلافات: اسباب ومناہج کا مطالعہ- 2تفاسیر قرآن میں فقہی اختلافات اسباب و مناہج کا مطالعہdocx.، 12(2)-

Mahmood, M. R. (2026). Tafasir-e-Quran mein Fiqhi Ikhtilafat: Asbab o Manahij ka Mutala'ah [Jurisprudential Differences in the Tafasir of the Holy Qur'an: A Study of Causes and Methodologies]., 12(2).